# کتاب نما

**"المرتضیٰ"**، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی۔ ناشر: مکتبہ سید احمد شہید، ۱۰۔ کریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔
صفحات: ۴۸۰۔ قیمت: درج نہیں۔

دور حاضر کے معروف عالم دین اور اردو اور عربی زبان کے بلند پایہ ادیب مولانا ابوالحسن علی ندوی نے یہ کتاب لکھ کر ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔ اصل کتاب عربی میں ہے۔ یہ اس کا اردو ترجمہ ہے۔ بعض مقامات پر زبان ذرا سی مشکل ہو گئی ہے اور بعض تراکیب بھی نامانوس لگتی ہیں۔ ترجمہ بحیثیت مجموعی بڑا رواں ہے۔ بہ ظاہر یہ حضرت علیؓ کی سیرت ہے لیکن اس میں باقی تین خلفاے راشدین کا تذکرہ بھی تفصیل سے آگیا ہے اور یہ ایک حد تک ناگزیر بھی تھا جس سے اس کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کی اولاد، بالخصوص حسنین رضی اللہ عنہما اور واقعہ کربلا کی تفصیلات بھی موجود ہیں۔ اس سے آگے بڑھ کر حضرت علیؓ کی اولاد میں سے جن نمایاں حضرات نے اموی اور عباسی دور حکومت میں تجدید و احیاے دین کی جو کوششیں کیں، مصنف نے ان کو بھی بیان کر دیا ہے حتیٰ کہ برعظیم پاک و ہند کے معروف سادات، صوفیا اور مصلحین کا تعارف اور ان کے کام کی جانب اشارات بھی اس کتاب میں مل جاتے ہیں، اگرچہ یہ غیر مکمل بلکہ ناقص ہیں۔ ان شخصیات میں بعض اہم ناموں کا تذکرہ نہیں ہوا حتیٰ کہ عالم اسلام کی سب سے بڑی اسلامی تحریک جماعت اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کا نام بھی غائب ہے۔

حضرت علیؓ کا زمانہ خلافت ایک پر آشوب زمانہ تھا۔ پے در پے حوادث کے نتیجے میں اتحاد امت پارہ پارہ ہو گیا، حد یہ کہ آپؓ کے بعد خلافت راشدہ بھی قائم نہ رہ سکی۔ اس لیے سیرت علیؓ کے موضوع پر لکھنے والوں کو مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ بڑا اہم سوال ہے کہ خلافت راشدہ، بادشاہت میں کیوں تبدیل ہوئی؟ اس سوال کا جواب دیانت داری اور جرات مندی سے دے کر ہی تاریخ کا قرض چکایا جا سکتا ہے۔ حضرت علیؓ کا ہر سیرت نگار اپنے اپنے انداز میں اس سوال کا سامنا کرتا ہے، زیر نظر کتاب کے محترم مصنف نے بھی اس کی کوشش کی ہے اور وہ اپنی کوشش میں کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

تاہم یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ زمانہ خلافت، حضرت علیؓ کی زندگی کا ایک مختصر سا حصہ ہے۔ حکمران

ہونے کے علاوہ آپؓ کی بہت سی دوسری حیثیتیں بھی ہیں۔ آپؓ کی شخصیت بڑی ہمہ پہلو ہے۔ مثلاً دین کا علم اور اس کا صحیح فہم آپؓ کا خصوصی امتیاز ہے۔ اس کے علاوہ شجاعت و جرات، جود و سخا، ایثار و قربانی، زہد و تقویٰ، دنیا کی بے ثباتی اور فکر آخرت اور ذوق عبادت آپؓ کی زندگی کے چند نمایاں پہلو ہیں۔ اس بات کی ضرورت ہمیشہ رہی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ بڑھتی جا رہی ہے کہ آپؓ کی سیرت اس طرح بیان کی جائے کہ اس میں آپؓ کی زندگی کے سارے پہلو نکھر کر سامنے آ جائیں اور آپؓ کی ایک حقیقی تصویر نظروں کے سامنے آ جائے۔ تحریک اسلامی کے کارکنوں کی تربیت کے لیے بھی یہ بات نہایت ضروری ہے۔ مصنف نے تو اپنے ذوق کے مطابق یہ فرض ادا کر دیا ہے لیکن حضرت علیؓ کی سیرت عام فہم اور معروضی انداز میں اختلافی مسائل پر غیر ضروری زور دیے بغیر بیان کرنے کی ضرورت بدستور موجود ہے۔

کتاب میں بعض باتیں کھٹکتی ہیں، مثلاً یہ بات محل نظر ہے کہ شادی کے وقت آپؓ کی عمر اکیس سال پانچ ماہ تھی، اسی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ آپؓ بعثت نبویؐ سے دس برس قبل پیدا ہوئے۔ اس طرح مدینہ منورہ ہجرت کے موقع پر آپؓ کی عمر ۲۳ سال بنتی ہے اس کے بعد سنہ ۲ ہجری میں آپؓ کی شادی ہوئی۔ اس لحاظ سے اس وقت آپؓ کی عمر ۲۴، ۲۵ سال کے درمیان ہونی چاہیے۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے حوالہ جات بھی کھٹکتے ہیں کیونکہ حضرت علیؓ کے ساتھ جمہور علما اس کتاب کے انتساب کو صحیح نہیں سمجھتے۔ (سجاد احمد نیازی)

**علی گڑھ سے دیوبند تک**، ڈاکٹر اکبر رحمانی۔ ناشر: ایجوکیشنل اکاڈمی، اسلام پورہ، جل گاؤں (مہاراشٹر، بھارت)۔ صفحات: ۱۷۶۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

اپریل ۱۹۹۲ میں سید حامد سابق وائس چانسلر علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کی قیادت میں، ایک "تعلیمی کارواں" نے بارہ دن تک یوپی کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اس کا اہتمام یوپی رابطہ کمیٹی علی گڑھ نے کیا تھا۔ جس کے نگران، علی گڑھ یونی ورسٹی کے ناظم دینیات سعود عالم قاسمی تھے۔ یہ کارواں علی گڑھ سے شروع ہوا اور دیوبند جا کر ختم ہوا۔ اکبر رحمانی بھی کارواں میں شریک تھے۔ زیر نظر کتاب اسی کارواں کا تعلیمی سفرنامہ ہے۔ کارواں کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کے اندر تعلیمی شعور بیدار کیا جائے۔ اس نے قائم گنج، فرخ آباد، قنوج، کان پور، فتح پور، الٰہ آباد، بنارس، غازی پور، اعظم گڑھ، سرائے میر، لکھنؤ، شاہ جہاں پور، بریلی، رام پور، مراد آباد، بجنور، مظفر نگر اور سہارن پور کا دورہ کیا۔ تعلیمی اداروں کے ذمہ داروں سے ملاقات کی اور جلسوں میں خطاب کیا۔ علمائے کرام کے نام ایک اپیل بھی شائع کی گئی۔ کارواں میں بہت سے ماہرین تعلیم بھی شامل تھے۔ اندازہ ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں تعلیمی اور معاشی اعتبار سے

پس ماندہ ہیں۔ مخالفانہ حالات و ماحول کے سبب انھیں طرح طرح کی مشکلات کا سامنا ہے مگر خود ان کے اندر بھی نفاق و انتشار اور تنازعات بہت ہیں۔ اکبر رحمانی مختلف شہروں میں مسلمانوں کی عمومی معاشرتی اور معاشی حالت کا بھی ذکر کرتے ہیں، مثلاً بتاتے ہیں کہ مراد پور میں خوب صورت نقش و نگار والے پیتل اور تانبے کے برتنوں کی صنعت پر مسلمان چھائے ہوئے ہیں لیکن اصل فائدہ ہندو تاجروں کو مل رہا ہے۔ غریب اور محنت کش والدین اپنے کم عمر بچوں کو کارخانوں میں جھونک دیتے ہیں۔ ایک تو وہ تعلیم سے محروم رہتے ہیں۔ دوسرے کارخانوں میں کام کرنے سے بہت جلد ٹی بی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بلاشبہ غلامی کے مقابلے میں آزادی، اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ کتاب دلچسپ اور معلومات افزا ہے، مگر طباعت بہت ناقص ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

**صحیفہ ہمام بن منبہ**، ڈاکٹر محمد حمیداللہ۔ ناشر: رشیداللہ یعقوب، ۸- زمزمہ اسٹریٹ نمبر ۳، کلفٹن، کراچی ۷۵۶۰۰۔ صفحات: ۲۰۳۔ بلاقیمت بطور ہدیہ از ناشر۔

ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے ۱۹۵۶ میں برلن اور دمشق کی لائبریریوں سے دور صحابہؓ کے **الصحیفہ الصحیحہ** کے مخطوطات کا تقابلی مطالعہ کر کے اسے اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا۔ یہ ایک غیر معمولی تحقیقی اہمیت کا کام تھا۔ ۱۳۸ احادیث کا یہ مجموعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد ہمام بن منبہ کو املا کرایا تھا۔

اس طرح مستند ثبوت فراہم ہو گیا ہے کہ دور صحابہؓ ہی میں احادیث کی کتابت کا آغاز ہو گیا تھا۔ مغربی اور بعض نام نہاد مسلمان اہل قلم کی یہ کوشش ہے کہ کسی طرح احادیث کی صحت کو مشکوک بنا کر ان سے پیچھا چھڑایا جائے۔ احادیث کی تدوین اور حفاظت پر دیباچے (۲۵ - ۸۹) اور پھر بازیاد (ص ۱۹۲-۲۰۳) میں ڈاکٹر صاحب نے اولین دور میں احادیث کی کتابت اور سند کے اہتمام کے اتنے ثبوت جمع کر دیے ہیں کہ کسی انصاف پسند شخص کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجایش نہیں رہتی۔ اس صحیفے کے بھی دونوں مخطوطوں کی سماعتیں مکمل نقل کی گئی ہیں۔ مخطوطہ دمشق، ۶۷ ہجری میں، اور مخطوطہ برلن، ۸۵۶ ہجری میں لکھا گیا ہے۔ اس صحیفے کی تمام احادیث مسند احمد بن حنبل میں باب ابو ہریرہؓ میں نقل کی گئی ہیں اور بخاری اور دیگر کتب میں مختلف جگہوں پر آئی ہیں۔ یہ احادیث کسی موضوع کی مناسبت سے نہیں ہیں، متفرق ہیں۔ ایک حدیث تذکیر کے لیے پیش ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

کراچی کے ایک صاحب خیر نے ڈاکٹر صاحب کی اجازت سے بلاقیمت فراہم کرنے کے لیے چوتھا ایڈیشن

شائع کیا ہے جو بہت خوب صورت ہے اور ہر لحاظ سے معیاری۔ عربی متن بہت صاف اور اعراب کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر دے۔ (مسلم سجاد)

**مسلم دنیا**، ۹۷-۱۹۹۶، تحریر و تحقیق: فیض احمد شہابی۔ ناشر: مکتبہ معارف اسلامی، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۷۸۱۔ قیمت: درج نہیں۔

یہ کتاب مسلم اقلیتوں کے حالات و واقعات اور اسلامی ملکوں میں ہونے والی تبدیلیوں کا جامع ریکارڈ ہے۔ ادارہ معارف اسلامی اس سے قبل بھی اس طرح کی ایئر بک (شمارہ ۱، ۲، ۳) پیش کر چکا ہے۔ موجودہ شمارہ (۴، ۵، ۶) ۱۹۹۶ اور ۱۹۹۷ کے حالات پر مبنی ہے۔

حالات عالم تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں (جس کے نتیجے میں فاصلے بالکل سمٹ چکے ہیں)۔ مسلم امت کو بھی اسی تیزی کے ساتھ ایک دوسرے کے مسائل و حالات اور تجربات سے آگاہی کی اشد ضرورت ہے۔ اطلاعات و نشریات کے اس دور میں باہمی بے خبری کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس تالیف میں ممالک کے بارے میں معلومات حروف تہجی کی ترتیب سے دی گئی ہیں۔ پہلے بنیادی معلومات (طرز حکومت، رقبہ، آبادی، آمدنی وغیرہ) فراہم کی گئی ہیں، بعد ازاں پچھلے پانچ سات برسوں میں ہونے والے واقعات کا مختصر احاطہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد ۹۷-۱۹۹۶ میں ہونے والے واقعات اور ان کے پیش منظر و پس منظر کا ذکر ہے۔ اس طرح قاری کو ایک واضح رائے قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ واقعات کے اندراج میں حتی المقدور صحت کا خیال رکھا گیا ہے۔ تاہم کچھ ممالک کے تازہ ترین حالات نہیں آسکے، مثلاً البانیہ کے تذکرے میں ۱۹۹۴ کے بعد کے حالات کا ذکر نہیں ہے جبکہ وہ شدید بحران سے گزرا ہے۔

اس اہم مجلے کی تیاری پر جو محنت کی گئی ہے، وہ قابل داد ہے۔ لائبریریوں، طلبا، علما، قانون دان، مقابلے کے امتحانات میں شرکت کرنے والوں اور امت مسلمہ کے حالات سے دلچسپی رکھنے والے عام قارئین کے لیے بھی یہ نادر تحفہ ہے۔ (محمد ایوب منیر)

**روزہ اور رمضان**، مرتبہ: خرم مراد۔ ناشر: منشورات، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۸۶۔ قیمت: ۱۵ روپے، فی سیکڑہ: ایک ہزار روپے۔

مرحوم خرم مراد نے، اپنے زمانہ ادارت میں روزے اور رمضان سے متعلق بعض اکابر اور بعض معاصر علما کی منتخب تحریریں ترجمان القرآن میں شائع کی تھیں۔ اسی انتخاب کو اب ایک مضمون کے اضافے کے ساتھ زیر نظر کتاب کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ لکھنے والے: سید قطب، امام غزالی، شاہ ولی اللہ، سید

قطب شہید، مولانا اشرف علی تھانوی، سید ابوالاعلیٰ مودودی، سید سلیمان ندوی، عروج احمد قادری، محمود فاروقی اور حکیم محمد سعید شہید--- موضوع جیسا پاکیزہ ہے، اور لکھنے والوں کو موضوع پر جیسی مہارت اور قلم پر جیسی گرفت حاصل ہے، کتاب کی طباعت و پیش کش بھی ویسی ہی حسین و جمیل اور سرورق دل کش ہے۔ ماہ مقدس میں اہتمام صیام و عبادات کے ساتھ، ایسی کتابوں کی نشرواشاعت اور انھیں زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچانا بھی رمضان المبارک کی سعادتوں میں شمار ہو گا۔ (ر - ہ)

(مجلہ) **پکار**، ذرائع ابلاغ نمبر۔ مدیرہ: عظمیٰ لطیف۔ مقام اشاعت: ۷-ابدالی سٹریٹ، اتحاد کالونی، لاہور۔ صفحات: ۱۳۲۔ قیمت: ۱۵ روپے۔

ذرائع ابلاغ (میڈیا) کے ذریعے پھیلائی جانے والی فکر، اکثر و بیش تر صورتوں میں ہماری تہذیبی، ثقافتی اور معاشرتی زندگی کے لیے حد درجہ ضرر رساں ہے۔ نسل نو کو اس کے منفی اثرات سے کیسے اور کیونکر بچایا جائے؟ اور اس سے مثبت اثرات حاصل کرنے کے لیے کیا تدابیر اختیار کی جائیں؟ اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے پکار کا یہ خاص نمبر مرتب کیا گیا ہے۔ قلم کاروں میں نوآموز لکھنے والی طالبات بھی ہیں، اور معروف اہل علم و دانش بھی۔ یوں اصلاح ذرائع ابلاغ کے لیے مفید، اور معلومات افزا بہتر مواد جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ جناب مرزا ادیب کا ایک مصاحبہ (انٹرویو) بھی شامل ہے۔

یہ خاص نمبر اس لیے بھی قابل تعریف ہے کہ اس سلسلے میں بنیادی فریم ورک اور کاوش طالبات کی ہے۔ نوجوان نسل کا اس مسئلے کی نزاکت کو محسوس کرنا، اور اس ضمن میں اصلاح احوال کے لیے کاوش، پاکستان کے مستقبل کے لیے ایک فال نیک ہے۔

رسالے کا سرورق خوب صورت اور جان دار ہے۔ پروف ریڈنگ کی اغلاط پر توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ حصہ نظم کا معیار بھی مزید بہتر بنانا چاہیے۔ (زبیدہ جبیں)

## مطبوعات موصولہ

☆ **علامہ اقبال اور بلوچستان**، ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ ناشر: اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، بہ اشتراک سیرت اکادمی بلوچستان، معرفت مکتبہ شال ۲۷۲، اے، او بلاک ۳، سیٹلائیٹ ٹاؤن، کوئٹہ۔ صفحات: ۲۶۸۔ قیمت: ۱۶۰ روپے۔ [اقبال کا سفر بلوچستان، لاہور میں اقبال سے بعض بلوچی اصحاب کی ملاقاتیں، بلوچستان کے اقبالیاتی ادارے اور ان میں ذکر اقبال، اقبال سے فکری طور پر متاثر شعرا، ادبا، نیز پشتو، بلوچی اور براہوی رسالوں اور کتابوں میں ذکر اقبال--- یہ اس کتاب کا دوسرا اضافہ شدہ ایڈیشن ہے اپنے موضوع پر ایک معلومات افزا اور عمدہ کتاب]۔